

۱۹۲۹
LUCKNOW
OUDH PUNCH

توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل شرکت طور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس جنس کی تقلید بھی کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔
اودھ پنچ صرف اپنی بلاغت پر نازاں اور منقولات سے بے نیاز ہے۔
(۲) قیمت کی زیادتی پر شور نہ مچایئے۔ ضخامت کی کمی پر تیوریاں نہ چڑھایئے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جہت۔ ماسبق کی ہدایت ہے بعدے وہ حالات جن میں تاریخی واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر رکھیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے مجموعے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔
(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔
(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔
(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیئے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کرسکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچہ میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے حسب مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ماہجیز شاہد بسلامت۔ ہندوستان بھر میں ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔
(۵) طالبان صفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور صلے میں اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلاقیمت جاری کرالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا نادار یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔
(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کہاں گم ہوجاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار شکایت نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے در دولت پہ نیاز مند منیجر طواف نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں۔ ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔
(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو وی پی نہیں کی جاتی پرچہ بند کردیا جاتا ہے۔ لہذا جو خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی پرچہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کرلی جاتی ہے۔
(۸) جن تعلقات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے
(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک پالیسی کے مطابق نہوں گے وہ شائع نہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں
(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۱ نمبر ۹

مضامین

۲۰ فروری ۱۹۲۹ء

اماں مہری کے فلسفیانہ خیالات

از کو رکھاوہ

[illegible] جان ہے تو جہان ہے۔ آدمی اپنا وقت [illegible] کے پیچھے [illegible] ہے۔ [illegible] امیرزادی نہیں [illegible] تو کچھ ہوں۔

پچھلے برس ایک بی نگلائی [illegible] تھی [illegible] ایک ہی [illegible] تھا۔ اس پر سارا [illegible] ......

بے ام صاحب کی سرکار میں بی نگلائی کا [illegible] تھا [illegible] رہتا تھا۔ اس سرکار سے [illegible] کی [illegible] سرکار [illegible] دونوں کے بیچ [illegible] بی نگلائی کو داغ دے گیا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] ......

اس نے اول تو [illegible]

[illegible]

....

[illegible]

[illegible]

میں نے بھی چل کے جواب دیا - بیمانوں کی تیز ہوگیا
دوسرے کی خاطر نہیں آئی ہیں ہم تو سمجھا تھا کہ
بھی مزاح (مذاق) کرتا ہے - وہ کہنے لگا [illegible]
کی بات ہے - میں نے [illegible] دیکھا [illegible]
بڑا نہیں ہے کہ [illegible] نہیں ہے [illegible]
تو نہیں آئی - بیمار تو نہیں ہے [illegible]
تو نہیں - اسی ہے کہ جاؤ - [illegible] بیری کی بات ہے
[illegible]

رات ہو گئی [illegible] آگیا [illegible]
جب سے کہ [illegible] جواب دینے والا بھی [illegible]
[illegible] ہوں - ایک منشی [illegible]
[illegible] رہتے تھے [illegible]
[illegible] ادھر [illegible] جاتے تھے - ادھر
سڑک کے [illegible]
[illegible]

[illegible] نہیں ہو [illegible]
[illegible]
[illegible]
میں [illegible]
کر بیٹھے تھے [illegible] گیا ہے - [illegible] سے بھی
[illegible] ہوں ایک [illegible] سونگ
[illegible]



امان اللہ خاں - مسافر کم سوار

[illegible]

[illegible]

توڑ لیں نہ دیکھو گا۔ ایسے ہی حضور وں کے وہاں پیٹ بھرتا ہے۔ کنگال چنڈال کیا کھا کے کسر کو کہوے گا۔ لیجے صاحب حضور بیٹھ کے بیچ گئے اور اس کے گال سہلانے ہو جیسے ہی ہار آئے سکھا لیجے۔ میاں بجا اور رکھ سکا ادھر کے ٹرکا کر شخصیت میں بٹا گئی تھی۔

یہاں اصل رنگ رنگ کا دو رہے جو بچا ہو تے بیٹھے ہو ہو۔ وہی جو حل ہے ایل کو پانی پلا بیل جاتے جل اور ایک دن کی دل لگی سنو صاحب کی بجار میں ایک مرنا سسٹنڈا آدمی اپنی آشنا کو ساتھ لیے جاتا تھا۔ ملا دی رستہ دیتے بچے جاتے تھے رنڈی کی جو پالی تو بجر کے بچے اور لگے آواز دوڑ چھینکنے۔ میاں رنڈی ادھر غصہ ہو آیا تو ایک رنڈا ایک کے رسید کیا وہ تو جا کے رہ گئی دوسرا اور تھا رنڈی بگڑ ولیٹ ہی گر گیا۔ بس ہونے لگی کشتم کشتا۔ ٹھہر لگ گئے۔ دونوں کے کپڑوں کی دھجیاں اڑ گئیں اگر کے بیچ بچ بچ۔ رنڈی بار کے ساتھ تھی وہ دو دوسا جاتا تو رنڈی کی آنکھوں میں ذلیل ہوتا کیا وہ پھر پھر کے لڑنے لگا آخر میاں دو آگے پیچھے بیل گئے۔ رنڈی باز نے جو ایک ساپا کس کے یہاں دو گیر کے منہ پہ رسید کیا تو زمین تو ک سو جھے گے اور سر پہ پاؤں رکھ کے بھاگے۔ لوگ کھڑا کہا وہ بیچا مارا جاتا ہے۔ اتنے میں پولیس آ گئی اور

ماہ گیری تم گیا وہ ڈاکٹر صاحب نہیں وہ کوئی بھیجا تھا اس نے بیچ بچاؤ کر دیا کہ میاں شریف ہو کے راستے میں گلا گر تے ہو خیر دونوں اپنی اپنی راہ چلے گئے۔ کل رنڈی باز بیچوں کے بیچ سرمنوں پر نالاں دیتا چل۔ انا تیج ہے اچھل پڑ سکو کھا تو پر نہیں ہوا ہے۔

راقم
محمد علی ردولوی

نوٹ۔ جھگڑے اور بھٹیار خانے کی زبان سے الگ نئی چیز یہ ہے اور ان کی زبان پر جو الفاظ جم چلے ہیں بڑھ گئے تھے وہ بھی نیچ کینڈے کے قائم ہیں اور جو بھٹیار خانے میں رہ کے سیکھے وہ بھی وہ شخص نیلام خانے کے قریب صحیح پڑھا رہیں مگر غلط الفاظ کی تصحیح پر قادر نہیں ہیں۔ اس لئے کوئی صاحب یہ اعتراض نہ کریں کہ میاں شاید نہیں صحیح طرح سے ادا کرتی ہیں تو شریف کو سر پر کیوں کستی ہیں سر پیچ انکی مادری بولی ہے اور شاید پٹھان انھوں نے جلی خانہ میں سیکھا ہے۔ وہ مگر کی جگہ وغیرہ بھی کستی ہیں اور مگر بھی بجائے خود بولی ہے۔

(نامہ نگار)

بوا نصیبن بنام جسٹس سلیمان

نمبر ۳

چاہے تقریر میں کمی آ گئی۔ کمی تو ایسی باتوں کی وضاحت میں درج ہے وہ جا نہیں سکتی۔ کمی کے

چاہوں جدی سچائی چھوڑ سکتی ہے۔ اسے اسر مگر میں تو پاؤں لگا کے بیٹھی چھل ور کے تم جھوٹ بولوں تو جو اعتراض سلطانی موضوں پر ہیں نہ کچے ہیں وہ اپنے اور پر خود ہی اُلٹے لوں۔ نا صاحب مجھ سے یہ نہ ہوگا۔ ایک بڑے بھاری آدمی قلم مولانا الہ آبادی کہتے ہیں۔

یہ تو اس کو زیادہ عجیب نہ کہو۔ مصلحت کے خلاف تو؟

ہاں جیسا مصلحت کے خلاف ہے۔ مگر یہ بیل سچائی نہیں جیسے لوگوں نے مصلحت کے خلاف خیال کیا ہو۔ مولانا کو کوئی سچائی ایسی ہی کا ذکر مصلحت کے خلاف تو تجربہ کاروں کا قول ہے۔ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز کہنے والے کا منشا یہ ہے کہ فتنہ دور کرنے کے لیے جھوٹ بولا جائز ہے۔ مولانا نے فتنہ کی ٹانگیں توڑنے اور آئندہ اصلاح کی راہ کھولنے کے لیے سچ سے کام لے رہی ہے۔ ہم پر کوئی تم اعتراض کرتے ہو جیسا عجیب ہے۔ خیر کچھ ہو بھلائی ادھوری چھوڑنے سے کوئی فائدہ نہیں۔

ہاں ڈاکٹر صاحب۔ تم کہتے ہو کہ اگر یہ سچ ہے کہ رواج سخت ہوا اور مال کے بچے ورثوں تک محدود ہوتا تو ایک ماشاءاللہ نہ تھا۔ کیونکہ اور مجھے وہ جو کی خواتین کو مساوات سمیل حل کے موقع ملتے ہیں آ تو میں کہتی ہوں کہ ہاں سچ ہے مگر شرع نے اپنے قانون میں اونچے اور نیچے رسیے کو لکیاں قرار دیا ہے سو اگر رواج نے یہ درست قائم کر دیے ہیں تو میں اس اُفراط تفریط (افراط و تفریط) کے ساتھ چلنے پر خوش

لفافہ میں بند سوالوں کا جواب

آپ اپنی حسب منشا پانچ سوال نفع نقصان لکھ کر اور فرنگی تہ بہ تحقیقات بہت روپیہ سکھ سکون لکھ کر بند کر کے ہمارے ان کا جواب بذریعہ ٹیلی نوٹیفیک ہدایات کے ساتھ ایک بند بیچ چار آنہ ٹکٹ ڈاک کی مع سے روانہ کرتے ہیں آپ کا لفافہ ہی دل جب آپ کا لفافہ پہنچنے کا وقت اور پتہ صاف لکھ کر ملاحظہ ہی سوال حاصل کریں۔

المشتہر

[illegible]

روزنامہ
ہمت

زبان اردو کے مستقل ہمدرد ترجمان
سید جالب دہلوی کی ادارت میں ...
کی تکمیل ... قومی آزادی کی تحریک ... مسلمانوں کے
حقوق کی حفاظت کے لیے ... دلچسپیوں اور
صحافتی ترقی کے ساتھ

یکم اپریل ۱۹۳۹ء کو لکھنؤ سے جاری ہو گیا

... خبریں ... انگریزی اور اشتہار دینے والوں کی
ذیل کے پتہ پر لکھنا چاہیے

سید عشرت حسین
منیجر روزنامہ ہمت ... امین آباد لکھنؤ

جرمنی کی نو ایجاد

اسپیشل بیئر مشین

گرمیوں میں بجلی کی ہوا ... بیچ بچانے کی جا

اس جدید مشین میں ... انگریزی ... لگی ہوئی ہے۔ ... دکانوں دفاتر کے لیے ... ہوٹل ... اسکول وغیرہ ... اصحاب کے لیے نایاب ... تحفہ ہے۔ ... سامان ... آنے ... روانہ کریں۔

سول ایجنٹ ... کمپنی بجلی ... لمیٹڈ
ما ... تانہ

دنگار۔ عمدہ اور پائدار رنگ ہے اسکے بنانے اور فروخت کرنے والے حافظ ... محمد رفیع تاجر گڑ ... وسر کے صحبت باغ لکھنؤ ہیں۔

ہو گی۔ تم شوق سے مٹاؤ۔ ہمارا دل نہیں جلتا ہے اتنا ہی۔ ہاں مسلمان عورتوں کو اگر مٹانا ہی ہے تو اپنی تمدنی کوشش کرو ہم [illegible] خلاف نہیں شرعی ضرورت سے [illegible] دلالت نہیں ہے ساتھ کی [illegible] گر مشکل یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے اندر پردہ ضرورت سے شرعی قانون کا رواج ہو چکا ہے [illegible] کی پابندی پر ہم [illegible] کسی اور قانون کے [illegible] عام مسلمانوں کی [illegible] تعلق رکھتا [illegible] نہیں ہے خود مسلمانوں میں اچھا خاصا اختلاف ہے۔ ایک فریق اس امر پر ہے کہ عورتوں کو [illegible] رکھنی چاہیے دوسرا اس امر پر ہے کہ [illegible] ایک بات [illegible] اگر نہیں کرتی ہیں مسلمان عورتوں کے لیے بھی جائز اور مباح ہے۔ یہ امر تمہاری انصاف [illegible] کسی سے بھی چھپا ہوا نہیں تم خود مقدمہ کے [illegible] اس کے قائل ہو۔

رواج چل دینا آجکل بہت آسان ہے [illegible]

اور بہت جلد چل پڑے گا اگر جب مسلمان ملکوں میں خود ہمارے ملک کی جماعت شرعی [illegible] ترجیح دینے سے [illegible] بس نظر آتی ہے تو ہندوستانی مسلمان بیچارے [illegible] کی سرپرستی ہیں۔ ہم اب یہاں پر [illegible] کا ذکر نہیں چھیڑتی [illegible] بے پردگی کی خرابیوں کو [illegible] ہیں کہ [illegible] اس بات کا استدلال [illegible] چاہیے۔ پردہ نوچ کے پھینک دینے کا خیال [illegible] سے ہندوستانی مسلمانوں کے [illegible] وہ [illegible] تحریر میں اسے ظاہر کر رہے ہیں۔ کچھ دنوں [illegible] پردے کی قید سے آزاد ہو چکے کیونکہ ڈاکٹر [illegible] سچ ہے یا نہیں۔ جب انہوں نے پردے سے [illegible] اپنی بیوی کو [illegible] بھی دلیل پیش کی تھی کہ [illegible] نہیں [illegible] اسلامی ملکوں [illegible] آسان ہے [illegible] آزادی میں [illegible] مسجد [illegible] سے جا رہا ہے [illegible] ہو سکتی ہیں۔ اگر یہ خیال ہے

اس پردوں سے [illegible] عورتوں کا [illegible] صاحب بتائیں۔ [illegible] سب کہتے ہیں [illegible] کوئی نہیں دکھائی دیتی۔ بعض کے [illegible] کی گئی تھی کہ [illegible] کیا نقصان ہے؟ [illegible] ایک [illegible] بھی اس مقام پر ایک حکایت [illegible] کتاب سے نقل کرتی ہوں [illegible] عالموں کا نام [illegible] ان کا ذکر اس حکایت میں ہے۔ [illegible] جب کہ بغداد میں علم و علماء کی سلطنت تھی ......

....

.... چند بڑے بڑے [illegible] نے ایک [illegible] کے علم و فضل کا شہرہ سنا [illegible] تفسیر کی [illegible] عالم ہو [illegible] طلباء اس کی خدمت میں حاضر ہوتے اور فیض حاصل کرتے ہیں۔ جس وقت وہ [illegible] سیدۃ المشائخ کے نام سے [illegible] ایک [illegible] اس کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱۹۲۹ء [illegible])

[illegible]

دستخط [illegible]

مہر عدالت

اعلان [illegible] بنام [illegible]

[illegible]

[illegible]

عدالت صاحب [illegible]

[illegible] ۱۹۲۹ء

[illegible]

آج بتاریخ [illegible] عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت



پٹیل ٹی پارٹی کا سین (پیمانہ پیمودن)

حکومت: "قارورہ آمیز ہو چکا۔ اب آؤ دونوں بوتلوں کا پانی ملائیں۔ میرا گلاس کس قدر اونچا ہے"

صوفی وطن۔ ہمہ اوست۔ یہ نیرنگیاں ذات واحد کا مظہر ہیں۔ قدرت کو یکرنگی مرغوب ہے"

رند ہوشیار: اگر شراب خوری جرعہ فشاں بر خاک:

محتسب معطل۔ ازاں گناہ کہ نفعے رسد بغیر چہ باک۔ مگر .... بیچ کنم:

مشرب ادیب بھی تھا۔ ہمارے آنے کی خبر سن کے
اس نے ہمیں اجازت دی خود پردے کے پیچھے بیٹھی
ہم باہر بیٹھے اس کے بھائی نے ایک [illegible] مسئلہ کا سامنے
لا کے رکھا۔ یہ لڑکا نہایت حسین و جمیل تھا کہ ادیب ہمراہی
مکمل بے کلی گری سمجھ کر گھور کر دیکھنے لگا ہم لوگ
بیٹھے کی نگاہ کرتے تھے اور فقہ کے باریک مسائل
پر بحث بھی چھڑی ہوئی تھی۔ ہم نے ایک مسئلہ
چھیڑا جس میں ان کی رائے مختلف تھی اس خاص
خاتون نے استفسار کی جس بیان کرنی شروع کی جس
بیان کر رہی تھی اور ہم کان لگائے خاموشی کے
ساتھ سن رہے تھے مگر ادیب صاحب بالکل بےہوش
تھے ان کی نگاہ جو خاتون کے بھائی کے چہرے پر گئی تو
پھر نہ ہٹی۔ بحث دیر تک جاری رہی بعد ختم ہونے
کے خاتون ہمارے ادیب ہمراہی کی طرف مخاطب
ہوئی اور کہنے لگی تم تو میرے بھائی کی طرف ایسی
للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہو کہ مجھے تمہارے
چال چلن پر بدگمانی ہوتی ہے شاید تم ان لوگوں
میں ہو جو مرد کو عورت پر فضیلت دیتے ہیں۔ ادیب
ہمراہی اقرار پر مجبور ہوا۔ اور کہنے لگا مرد کو عورت
سے افضل خدا ہی نے بنایا ہے۔ خاتون ہنسی اور
کہنے لگی کہ یہ کیا خیال ہے اگر تم انصاف کو ہاتھ سے
نہ دو تو میں تم سے مناظرہ کروں اچھا بتاؤ مرد کو
عورت پر کس دلیل سے ترجیح ہے۔

ادیب :- کتاب اور سنت سے فضل بالذات مردوں کے لئے
ثابت ہے۔ خدا کہتا ہے مرد عورتوں کے محافظ مقرر
کیے گئے۔ ایک مرد کی گواہی دو عورتوں کے برابر ہے
مرد کو میراث میں دوہرا حصہ ملتا ہے۔ یہ قرآنی دلیلیں
ہوئیں۔ سنت کے رو سے بھی ثابت ہے کہ عورت کا
عقل ہمارا مرد کی نسبت سے آدھا ہے۔ اب رہی عقلی دلیل
تو کیا آپ جانتی ہوں گی کہ مرد میں قوت فعل زیادہ
ہے اور عورت میں انفعال۔ وہ اثر کرنے والا ہے یہ
اثر قبول کرنے والی ہے اور ظاہر ہے کہ فاعل افضل
ہے مفعول سے۔

سیدۃ المشائخ :- سبحان اللہ ادیب صاحب۔
آپ کی دلیلوں نے خود آپ ہی کے گلے میں پھانسی
لگا دی۔ اے حضرت عورت کو مرد پر ترجیح صرف
ڈیل ڈول قوی ہونے کی حیثیت سے ہے کہ
مرد عورتوں کے نگہبان ہیں اور مزدور ہیں۔ کما کے
کھلاتے پلاتے ہیں دلال ہیں ورنہ [illegible]
گھر میں بچے بھی ہیں جوان بھی ہیں بوڑھے بھی
ہیں اور مرد ہونے کی حیثیت سے یہ سب کے سب
ہیں اب حضور ہی بتائیں کہ اس شیدی کے بھائی کا گورا
پر جناب کو [illegible] ہے۔ آپ کے [illegible]
[illegible]
ان کی طرف ٹکٹکی باندھ کے آپ دیکھتے اور آپ کے
اپنے ہم نشین کو جو حبشی سا ہو کیوں نہ اپنی [illegible]
پر نگاہ و بازی کے وقت ترجیح دی۔ مہربان ادیب
صاحب ذکورت کے اعتبار سے یہاں بحث نہیں۔
بحث تو مرد کو عورت کا قائم مقام سمجھنے کے بارہ میں ہے

اگروال ہتیشی کا کانفرنس نمبر

پنجاب پراونشل اگروال کانفرنس جالندھر کے موقع پر
حسب معمول شاندار اور باتصویر نکلے گا جس میں جالندھر کے
علاوہ کے ہر موضوع پر اخلاقی سوشل، مذہبی اور معاشی
مضامین ہوں گے۔ اگروال بھائیوں اور بھائی کی کل
سبھاؤں کا فرض ہے کہ وہ اس مفید نمبر کو خرید کر
ہر ایک بھائی کے ہاتھ میں پہنچائیں۔

منیجر اگروال ہتیشی لاہور

آپ کی یہ حالت تھی جیسی نسبت سے اس شیدی
کے بھائی پر تھی جس وقت مردوں کے واسطے کسی
فخر و فضیلت کا سامان فراہم نہیں کرتیں بلکہ برعکس
حضور کے دلائل کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ وقت تھے جو
افسوس ہے آپ کی والدہ کو مرد پر ترجیح دینے کا گناہ
کیا اور اس گناہ کا نتیجہ آج آپ کی شکل میں مجسم
گفتگو کر رہا ہے۔

یہ سن کے ادیب ہمراہی جھینپا کر کھسیانی ہنسی
ہنسنے کے بعد کہنے لگا۔ آپ اس لطف سے
واقف نہیں ہیں جو مجھے مرد کے حسن میں ملتا ہے۔ عورت
ہرگز حسن و جمال میں مرد سے بڑھ کے نہیں ہوتی۔ ملاحظہ
کر لیجیے۔ امرد تو عورت سے زیادہ خوبصورت ہے کہ نہیں
دو عورتوں سے زیادہ حسین ہے کہ نہیں۔ اسی لیے
لوگ سوال اٹھانے لگتے ہیں کہ امرد پر نگاہ نہ جاؤ اس لیے
کہ ان میں حور کی جھلک پائی جاتی ہے۔

سیدۃ المشائخ :- آپ بھی کیسی گئے گزرے کی باتیں کرتے ہیں
ادیب ہیں۔ یہ حدیث تو حضور کے خلاف گواہی دیتی
ہے کیا معنی کہ حور سے تشبیہ دی اور حور عورت سے تشبیہ۔
وجہ شبہ ہے حسن۔ حور کے حسن کی صرف ایک جھلک
امرد میں ہے۔ اگر حور کا تمام حسن کہیں امرد کو مل جاتا تو
قیامت ہی برپا ہو جاتی۔ اب بتائیے کہ امرد افضل
ہے یا حور۔ جو مؤنث ہے مذکر نہیں۔

ادیب :- ابونواس کو تو آپ جانتے ہی ہوں گی کتنا بڑا
نکتہ شناس تھا اس نے عورتوں کے جسمانی نقائص
ایک شعر میں بیان کیے ہیں مثلاً حمل رہنا اور حیض کا
خون نکلنا رہنا۔ حیض اور حمل نہیں ہوتے چنانچہ
ایک شاعر کہتا ہے ؎

یا امۃ تهوی العذار [illegible]
من لذۃ فی الخلد لیست تحصل

امرد کی لذت وہ لذت ہے جو بہشت میں بھی نہ ملے گی
کے علاوہ جب کسی عورت کے "مرد" کا کمال ظاہر
کرنا مقصود ہوتا ہے تو کہتے ہیں غلامیۃ الاردان
چنانچہ شاعر کہتا ہے ؎

غلامیۃ الاردان ممتزق الصبا
کما اهتز فی ریح الشمال قضیب

(۲) قاموس کا سارا ادب [illegible]
سے مطلب ہے حتیٰ [illegible] جیسے مثال [illegible]
پیدا کی [illegible] اگر کلام [illegible] ہے تو [illegible]
کی تشبیہ ظاہر کیوں دیتا۔ کیا بیان کروں [illegible]
ہر رکعت [illegible] ہی [illegible] ظاہر ہوتا ہے۔ ادیب نے
[illegible] کلام میں [illegible]
سیدۃ النساء [illegible] اس عالی خاتون پر قربان۔
[illegible] اور [illegible] کے ساتھ زمانہ
حسن کا سرا پا بیان کیا اس حضرت میں نے [illegible]
کہ آپ [illegible] یہی [illegible] دنیا [illegible]
عن الفسکہ رونما ہوا [illegible] است حضرت
لوٹا کا حال [illegible] قرآن شریف [illegible]
ہے [illegible] اگر [illegible] ہو سکتی [illegible]
موروں کا کلام [illegible]
ہیں ہے [illegible] تشبیہ [illegible] لوگوں نے
[illegible] کی تشبیہ [illegible] اور [illegible] زیادہ
عام ہے [illegible] کے کلام دیکھے۔ حضرت اگر [illegible]
[illegible] ہی [illegible] بھی [illegible]
[illegible] کا [illegible] کوئی
[illegible] مشہور ہے [illegible]
[illegible] میں [illegible]
ہے جس کی تلاش میں آپ کے [illegible]
[illegible] آپ کی [illegible] نے مجھے [illegible]
[illegible] کیا کروں [illegible] اور [illegible]
[illegible] خالی نہ تھی [illegible] زبان نے حرکت کی
[illegible] گنہگار [illegible] بہرحال
مجھے امید ہے کہ آپ نے کافی نصیحت حاصل کی
ہو گی اور آئندہ آپ اپنے خیال خام سے توبہ کر
[illegible] کہتا ہے کہ یہ مقدس خاتون [illegible]
ہو گئی ادیب صاحب پر [illegible] پانی [illegible]
ندامت سے گردن جھکی ہوئی تھی [illegible]
اور اس [illegible] ہیں [illegible]
ڈاکٹر صاحب [illegible] ایک [illegible] کا ذکر کرو جو
[illegible] بیچ کے [illegible]
[illegible] قرآن کی [illegible]

دل میں تھی۔ [illegible] مدرسے میں پڑھا مگر تعلیم
کا شوق نہیں تھا۔ سچ ہے علماء و فضلاء کی صحبت [illegible] ان
لوگوں سے معاشرت ہی کی [illegible]
سے ایسے ہی اخلاق پیدا کر سکتی ہے لیکن جب
گھوڑوں کا ناچ اور [illegible] کی صحبت کھیل کود
ناچ رنگ اور شریعت کی تعلیم اس کی پابندی کا
مکمل انتظام نہ ہوتا اور [illegible] ہو سکے گھوڑ دوڑ
ننگے گلے باہر نکلنا اور پردے سے [illegible]
بھی [illegible] ایسی [illegible]
ہے کوئی [illegible] کا [illegible]
نہیں ہے [illegible] کی خدمت
کی [illegible] انقلاب [illegible] خاک میں ملانے کا
ارادہ کیا جاتا تھا۔ (باقی آئندہ)

[illegible]

مولانا شیخ کی نوٹ بک

اخباری کاغذوں کے [illegible] حدیث

(۱) روایت کی ہے حضرت زینب [illegible] نے کہ ایک
[illegible] سے [illegible]
[illegible] کہ ایک [illegible] گھوڑوں کے
[illegible] ہو گیا [illegible]
[illegible] ایک [illegible] اب کابل میں
کوئی [illegible] کرنے والا۔

(۲) [illegible] انقلاب عن [illegible]
کہ نادر خان نے جلال آباد پہنچتے ہی [illegible]
[illegible] اپنی ذات [illegible] افغانستان پر
فرمانروائی کا مستحق نہیں سمجھا۔ [illegible] اور
سرحد افغانستان میں قدم رکھتے ہی [illegible]
و روحانی قوت [illegible] کی حمایت میں
صرف کر دیگے۔ [illegible] انہوں نے
[illegible] پر [illegible] تھی۔

(۳) [illegible] بادشاہ [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] کابل [illegible]

[illegible] ہو گیا [illegible]
افغان کے [illegible]
(۳) [illegible]
[illegible]
تمام افغانستان میں کوئی شخص [illegible]
[illegible] اب [illegible] پشاور کی [illegible]
کی [illegible]
کا [illegible] ہے انہیں کے [illegible] کرتا تھا۔
[illegible] شکست ہو گئی۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] اسی وقت [illegible]
کے [illegible] ہو گئے تھے [illegible]
اور اطلاع ملی ہے کہ [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] کرتے ہیں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہو چکا ہے۔ [illegible] انہوں نے
[illegible] کی حمایت کی۔

(۴) قال [illegible]
[illegible] پشاوری [illegible]
[illegible]
[illegible] کہتا ہے [illegible]
[illegible] جب [illegible]
میں نے اس کا حال [illegible] بیان کیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
اقبال [illegible] جب [illegible] مشغول ہوتے ہیں [illegible]
[illegible] حقیقت [illegible] مسلط ہو گئی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (باقی آئندہ)